www.KitaboSunnat.com

جناب اختر راہی ایم اے

سلسلہ مصنفینِ درسِ نظامی

علامہ سعد الدین تفتازانی

آٹھویں صدی ہجری کے مسلمان حکماء میں علامہ تفتازانی کا نام نہایت نمایاں ہے۔ ان کا نام مسعود اور لقب سعد الدین تھا۔ وہ خراسان کے شہر تفتازان میں صفر المظفر ۷۲۲/ فروری، مارچ ۱۳۲۲ء میں پیدا ہوئے۔

تفتازانی نے ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں پائی۔ اعلیٰ تعلیم عضد الدین ایجی مؤلف "مواقف" (م ۷۵۶ھ) سے پائی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے قطب الدین رازی (م ۷۶۶ھ) سے بھی استفادہ کیا تھا۔ تفتازانی نے جملہ مروجہ علوم صرف ونحو، منطق وفلسفہ، معانی وبیان اور اصول وتفسیر میں کمال حاصل کیا۔ ان کی شہرت جلد ہی دور دور تک پھیل گئی اور طلبہ ان سے استفادے کے لیے رجوع کرنے لگے۔

تفتازانی کی تصانیف سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے مختلف شہروں میں قیام کیا —— وہ جام، ہرات سرخس، سمرقند، جرجان، ترکستان اور خوارزم میں مقیم رہے۔ تدریس کے ساتھ ساتھ تفتازانی نے مظفریہ حکمران فارس شاہ شجاع کے دربار میں ملازمت اختیار کر لی۔ تیمور نے ۷۸۰ یا ۷۸۱ھ میں خوارزم پر حملہ کیا اور شاہ شجاع کی سلطنت متاثر ہوئی۔ اس زمانے میں ملک محمد سرخسی نے اپنے بھتیجے محمد بن غیاث الدین کو لکھا (جو اس وقت تیمور کا درباری تھا) کہ تیمور سے منظوری لے کر تفتازانی کو سرخس بھیج دیا جائے۔ چنانچہ تفتازانی ملک محمد سرخسی کے پاس سرخس چلے گئے۔ کچھ عرصہ بعد امیر تیمور کو تفتازانی کے علم وفضل سے آگاہی ہوئی تو انہیں واپس سمرقند بلا بھیجا۔ تفتازانی نے پہلے تو عذر کیا کہ وہ حجاز جانے کا ارادہ رکھتا ہے مگر بمجبوری سمرقند چلا گیا۔ تیمور نے اپنے دربار میں صدر الصدور کی حیثیت سے جگہ دی۔

۷۸۹ھ / ۱۳۸۹ء میں شیراز فتح ہونے پر سید شریف جرجانی (م ۸۱۶ھ) بھی تیمور کے دربار سے منسلک ہو گیا۔ دونوں حکماء میں معاصرانہ چشمک پائی جاتی تھی جس کا اظہار جرجانی کی تالیفات میں تفتازانی کے افکار ونظریات پر تنقید سے ہوتا ہے۔

تفتازانی اور سید شریف جرجانی کے مابین اکثر علمی مباحثے اور مناظرے ہوتے تھے۔ ۷۹۱ھ میں اس مسئلے میں کہ "اللہ تعالیٰ کے اس قول میں أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ میں علامہ جار اللہ زمخشری (م ۵۳۸ھ) کے قول کے مطابق استعارہ تبعیہ اور استعارہ تمثیلیہ دونوں جمع ہو گئے ہیں" مناظرہ ہوا اور نعمان الدین الخوارزمی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معتزلی حکم قرار پائے۔ سید شریف کا پلہ بھاری ہوا۔

ایک دوسری روایت یہ ہے کہ دونوں حکار کے درمیان دو مسئلوں پر مناظرہ ہوا:۔

ایک اس قول پر خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِهِمْ

دوسرا فلسفیانہ مسئلہ ہیں کہ غصہ انتقام لینے کا سبب بنتا ہے یا انتقام غصہ کا سبب ہے۔

اس مسئلہ میں جرجانی نے پہلی شق اور تفتازانی نے دوسری شق اختیار کی۔ شیخ منصور گازرونی کہتے ہیں کہ سید شریف جرجانی کے دلائل زیادہ وزنی تھے۔

تیمور ہر دو حضرات کی عزت و تکریم کرتا تھا مگر سید شریف کو اس لیے ترجیح دیتا تھا کہ وہ نسباً سید تھا، اور اس لحاظ سے وہ تفتازانی سے برتر تھا۔ دونوں حضرات میں آئے دن مناظرے ہوتے رہتے تھے۔ ایک روایت ہے کہ تفتازانی کو ایک مناظرے میں زک اٹھانی پڑی اور اس صدمے کو برداشت نہ لاکر ۲۲ محرم ۷۹۲ھ/جنوری ۱۳۹۰ء کو سمرقند میں فوت ہوگئے۔ حبیب السیر نے سال وفات ۷۹۱ھ لکھا ہے۔

تفتازانی کی میت سرخس منتقل کر دی گئی اور وہیں جمادی الاولیٰ ۷۹۲ھ کو تدفین عمل میں آئی۔

تفتازانی کے ہزاروں شاگردوں میں سے صرف دو کے نام تذکروں میں ملتے ہیں۔

۱۔ حسام الدین الحسن بن ابی وردی ۲۔ برہان الدین حیدر

تصانیف

تفتازانی نے سولہ سال کی عمر میں پہلی کتاب لکھی اور آخر دم تک قلم ہاتھ سے نہ رکھا۔ ان کی بے شمار کتابیں یادگار ہیں۔ آر۔ مینیس ویبرے نے ایک قول نقل کیا ہے کہ "اس کی کتابوں کی تعداد اس کی عمر کے سالوں سے زیادہ بیان کی جاتی ہے" علامہ ابن خلدون (م ۸۰۸ھ) نے مصر میں تفتازانی کی چند کتابیں دیکھیں تو تفتازانی کا ذکر "ایک زبردست فاضل" کے لقب سے "مقدمہ" میں کیا۔

تفتازانی نے جملہ مروجہ علوم میں کچھ نہ کچھ لکھا ہے۔ ذیل میں کتابوں کی فہرست موضوع وار دی جاتی ہے:

صرف و نحو

۱۔ شرح التصریف العزی: عزالدین عبدالوہاب بن ابراہیم زنجانی کی کتاب "التصریف" کی شرح ہے۔ مولف نے شعبان ۷۳۸ھ میں سولہ سال کی عمر میں لکھی۔ چونکہ یہ عزالدین زنجانی کی کتاب کی شرح ہے اس لیے شرح التصریف کو بعض اوقات "زنجانیہ" کا نام دے دیا جاتا ہے۔

۲۔ رسالۃ الارشاد: حاجی خلیفہ (م ۱۰۶۷ھ) نے اسے ارشاد الہادی لکھا ہے۔ عربی نحو کی یہ کتاب تفتازانی نے اپنے بیٹے کے لیے لکھی تھی۔ ۷۷۴ھ یا ۷۸۷ھ میں مکمل ہوئی۔ حاجی خلیفہ (م ۱۰۶۷ھ) نے اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی کئی شرحوں کا ذکر کیا ہے۔

معانی و بیان

۱۔ تفتازانی نے اس موضوع پر سکاکی (م ۶۲۶ھ) کی تالیف "مفتاح العلوم" کے تیسرے حصے پر بالواسطہ یا بلاواسطہ تین کتابیں لکھی ہیں۔ ان میں سے دو محمد بن عبد الرحمان قزوینی (م ۷۳۹ھ) کی "تلخیص المفتاح" کی شرحیں ہیں۔ تیسری براہِ راست مفتاح کی شرح ہے۔

۳۔ مطول: عام طور پر "شرح المطول" مشہور ہے۔ ہرات میں ۷۴۸ھ / ۱۳۴۷ء میں لکھی گئی۔

۴۔ مختصر المعانی: تلخیص کی نسبتاً شرح ہے۔ درس نظامی میں شامل ہے۔

۵۔ شرح القسم الثالث فی المفتاح: مفتاح کے تیسرے حصے کی یہ شرح شوال ۷۸۰ھ میں سمرقند میں مکمل ہوئی۔ اسے مختصر المعانی یا مطول جیسی مقبولیت حاصل نہیں ہوئی۔ مخطوطات کی صورت میں بعض کتب خانوں میں اس کے نسخے ملتے ہیں۔

منطق

۶۔ شرح رسالہ شمسیہ، شرح شمسیہ: نجم الدین علی قزوینی الکاتبی (م ۶۷۵ھ) کی کتاب "رسالہ شمسیہ" کی شرح ہے۔ جام میں جمادی الآخرہ ۷۵۲ھ میں مکمل ہوئی۔

۷۔ تہذیب المنطق والکلام: کتاب کا پورا نام تو "تہذیب الکلام فی تحریر المنطق والکلام" ہے۔ یہ اہم کتاب رجب ۷۸۹ھ / ۱۳۸۷ء میں مکمل ہوئی۔ کتاب کا پہلا حصہ منطق اور دوسرا علم الکلام میں ہے۔ پہلا حصہ علماء کی توجہ کا باعث بنا۔ اس کی بہت سی شرحیں لکھی گئی ہیں۔ اس کی شرح تہذیب درس نظامی میں شامل ہے

۸۔ ضابطہ انتاج الاشکال: مولانا عبد السلام ندوی نے اس کتاب کا ذکر کیا ہے۔

علم کلام و مابعد الطبیعیات

۹۔ شرح المقاصد: مابعد الطبیعیات اور علم کلام کے موضوع پر تفتازانی نے ایک رسالہ "مقاصد الطالبین فی اصول الدین" لکھا۔ بعد ازاں اس کی شرح ذی القعدہ ۷۸۴ھ / ۱۳۸۳ء میں سمرقند میں مکمل کی۔

تہذیب المنطق والکلام کا جائزہ منطق کی کتابوں میں لیا جا چکا ہے۔

۱۰۔ شرح عقائد نسفی: عمر بن محمد النسفی (م) کی تالیف "عقائد نسفی" کی شرح ہے جو خوارزم میں شعبان ۷۶۸ھ / ۱۳۶۷ء میں مکمل ہوئی۔ تفتازانی کی شرح پر کئی شرحیں لکھی گئیں ہیں اور یہ کتاب مدارس عربیہ میں مقبول و متداول ہے۔ "خیالی" اس کی معروف شرح ہے جس پر علامہ عبد الحکیم سیالکوٹی (م ۱۰۶۷) نے حاشیہ لکھا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۱۔ ایک رسالے میں ابن عربی (م ۶۳۸ھ) کی "فصوص الحکم" پر محاکمہ ہے۔

اصول فقہ

۱۲۔ التلویح الی کشف حقائق التنقیح: صدر الشریعت اول کی تالیف "تنقیح الاصول" کی شرح ذوالقعدہ ۷۵۸ھ / ۱۳۵۷ء میں مکمل کی۔

۱۳۔ شرح شرح المختصر فی الاصول یا شرح الشرح
ابن حاجب (م ۶۴۶ھ) نے اصول فقہ مالکی میں رسالہ "المختصر المنتہیٰ" لکھا۔ اس کی شرح علامہ عضد الدین ایجی (م ۷۵۶ھ) نے لکھی۔ ایجی کی شرح کی شرح تفتازانی نے کی ہے۔

قانون

۱۴۔ المفتاح: فقہ شافعی کی فروع پر ایک مخطوطے کی صورت میں برلن میں محفوظ ہے۔

۱۵۔ فتاوٰے حنفیہ: ذوالقعدہ ۷۶۹ھ میں یہ فتاوے مرتب کیا۔ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام (Encyclopedia of Islam) کے مقالہ نگار نے لکھا ہے کہ آج کل فتاوے حنفیہ معدوم ہے۔

۱۶۔ اختصار شرح الجامع الکبیر: جامع الکبیر امام محمد شیبانی (م ۲۵۶ھ) کی مشہور تالیف ہے۔ النخلاطی نے اس کا اختصار کیا۔ مسعود بن محمود نے اس کی شرح لکھی۔ اس شرح کا نامکمل اختصار ہے۔

تفسیر قرآن

۱۷۔ کشف الاسرار و عدة الابرار: فارسی زبان میں قرآن کریم کی تفسیر ہے۔ اس نام کی تفسیر خواجہ عبد اللہ انصاری (م) نے لکھی ہے جس کا جدید ایڈیشن جناب علی اصغر حکمت کے سعی و اہتمام سے طہران سے ۱۳۰۸ھ میں شائع ہوا ہے۔

۱۸۔ شرح (یا حاشیہ) کشاف: جار اللہ زمخشری (م ۵۲۸ھ) کی تفسیر کشاف کا نامکمل حاشیہ (یا شرح) جو برٹش میوزیم اور انڈیا آفس لائبریری میں بصورت مخطوطہ موجود ہے۔ ۸ ربیع الاول ۷۸۹ھ میں سرخس میں لکھی گئی۔

حدیث

۱۹۔ شرح اربعین نووی: شارح صحیح مسلم امام نووی (م ۶۷۶ھ) کی اربعین کی بہت سی شرحیں لکھی گئی ہیں تفتازانی سے بھی ایک شرح منسوب ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ